

فَكَفَى

یہ رسمانافع قریب کہ اس مناظرہ کے مختصر روادے ہے جو  
فیروز پور پنجاب میں اٹھا اسلام اور غیر مقلد یعنی ناریہ و سماجی آریہ کے درمیان ہوا

مسنون بنام تاریخی

# ہمیڈیت فتاویٰ

۱۳—۵—۲۲

## بناریہ و سمائی آریہ مناظرہ پنجاب

حضرت میں آریہ فیروز پور کا اٹھا اسلام کے مقابلے میں فاش فزار  
اور غیر مقلد یعنی فیروز پور کا ایک نوجوان فاضل دارالعلوم اٹھا سنت کے مقابلے  
ثمر مناک شکست اٹھانا اور غیرہ معمید مضا میکھ دزجن میں

مع

مختصر رواددار العلوم منظر اسلام

بابت ۱۳۲۲ھ

مرتبہ جناب حضرت مشی سید فرزند علی صاحب قبلہ رضوی علیہ الرحمہ  
محرر دارالعلوم منظر اسلام ایسٹ بیسٹ جماعت

نام کتاب	ہبیت قہاریہ (المعروف مناظرہ پنجاب)
نام مناظر اہلسنت	حضور مطہر علی چشتی شیخ زادہ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نام مناظر غیر مقلد	مولوی عبدالرحیم کھوی شاہ نامہ دا بحدیث غیر مقلد
مرتب	حضرت منشی سید فرزند علی صاحب رضوی علیہ الرحمہ
مقام مناظرہ	فیروز پور چھاؤںی پنجاب
تصحیح	حضرت مولانا عین مفتی الحاج محمد فاران رضا خالص باب اقبلہتی
نظرخانی	حضرت مولانا عین مفتی الحاج محمد مناقب اکشمٹ صاحب قبلہتی
ترتیب و تابت	حضرت مولانا عین مفتی الحاج محمد مہران رضا خالص باب اقبلہتی
طبع و ناشر	محمد نجم الرضا حاشمتی مکتبہ شمسیہ

-- پنونٹ --

مناظرے کی ترتیب و تدوین میں حتی الوضع صحیح کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غافی نظر آئے تو مرتب کی صحیحی جائے۔  
 حضرت قبلہ قدس سرہ کی ذات با برکت اس سے بری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## مقدّس دارالعلوم منظراً اسلام وجماعات مبارک رضاۓ مصطفیٰ بریلی کی تبلیغی مسامیٰ حمیدہ وہابیہ کی شرمناک شکست، ملک پنجاب میں حمایت اسلام، آریوں کا فاحش فرار

مسلمانو! جماعت مبارک رضاۓ مصطفیٰ اور دارالعلوم منظراً اسلام بریلی کے ارکین علماء کی تبلیغ و حمایت اسلام میں جانشنازیاں، سرگرمیاں آپ حضرات پر چھپی نہیں۔ یہ دونوں اُسی سرچشمہ رضویت سے نکلی ہوئی دونہریں اور اُسی باغان سُنیت کے لگائے ہوئے دونجیں ہیں جن کے آب شیریں سے پیا سے قلوب سیراب اور جن کی ایمان افزائشیموں سے مشام جاں مُعَطَّریں۔ یہ دونوں اپنے آقا مولیٰ حنفیٰ پُر نور امام اہلسُنّۃ مُرشِد بِرَحْقِ مُجَدِّدِ دِین و مُلَّت سَيِّدُنَا عَلِیٰ حَضْرَتْ قَبْلَهِ رَضِیَ اللَّٰهُ تَعَالَیٰ عنہ کے قدم بقدم گامزن ہیں۔ اور دونوں تبلیغ و اشاعت اسلام و حمایت دین و نکایت مفسدین میں برابر مصروف و سرگرم کار ہیں۔  
جہاں جا کر آریوں نے شورشِ مچائی وہاں دارالعلوم و جماعت کے علماء و مبلغین فوراً پہنچ گئے اور باطل کی سرکوبی فرمائی۔ اور جس فتنہ گرنے سر اٹھایا مبارزان اسلام نے فوراً پہنچ کر راس کا سردبادیا۔ علمائے دارالعلوم و ارکین جماعت نے ایسی بیگان جا کر جو خدمات اسلام انجام دیں، جماعت کی بیالیسویں اطلاع سے ظاہر ہیں۔

فیروز پور پنجاب میں آریوں نے رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ سے بہت فتنہ انگیزی برپا کر رکھی تھی۔ اور پنڈت دھرم بھکشو اور اُن کے امثال بہت زائد دریدہ وہنی و بدلاگائی سے بذبانی اور اسلام و مسلمین کی سخت سخت توہینیں کر کے مسلمانوں کا دل دُکھار ہے تھے۔ وہاں کے مسلمانوں نے پریشان ہو کر ایک انجمن مسمیٰ بانجمن حفییز یوسفیٰ حضرت عظیم البرکت سیدی زیب سجادہ قدسیہ رضویہ امام العلماء مولیانا مولوی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ بریلوی مدظلہم الاقdes و حضرت قبلہ عالم مولیانا مولوی صوفی حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب حدث علی پوری دامت برکاتہم قائم کی۔ اللہ عزوجل انجمن حفییز کے بانی مبانی جناب مولیانا احمد مختار صاحب صدقیٰ رضوی میرٹھی دام مجدہم کو جزاۓ خیر دے جو پنجاب سے ہندوستان تک اتنے بڑے دور دراز سفر کی تکلیف برداشت فرما کر علماً اہلسُنّۃ کو فیروزپور لے گئے۔ مراد آباد سے حضرت استاذ العلماء جناب مولانا محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مدظلہم العالی قادر مکزو فودا اسلام و رکن اعظم جماعت رضاۓ مصطفیٰ اور جناب مولیانا مولوی محمد عمر صاحب نعمی دام مجدہم تشریف لے گئے اور بریلی شریف سے حضرت سجادہ صاحب قبلہ مدظلہم الاقdes نے حضرت شیر بیشہ اہلسُنّۃ مدظلہم علی حضرت مولیانا مولوی حافظ وقاری ابوالفتح عبید الرَّضَا مُحَمَّد عَثْمَانٌ عَلِیٰ خاں صاحب قادری رضوی لکھنؤی دام مجدہم مفتی دارالافتائے دارالعلوم منظراً اسلام و مناظر جماعت رضاۓ مصطفیٰ کو بھیجا۔

۲۳ مردی القعدۃ الحرام روز جمعہ مبارکہ کو یہ حضرات فیروز پور پہنچے۔ وہاں کے مسلمانوں نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ شاندار استقبال کیا۔ جامع مسجد فیروز پور میں حضرت استاذ العلماء مظہم العالی نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اذان خطبہ موفق سُنّت بنوی و صدقہ نقیٰ و فاروقی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہما برک وسلم یہ دون مسجد مجازی منبر کھلوائی گئی۔ زائرین و مشتاقین دید کا ہجوم تھا۔ مسجد میں یونچے اور پر کے دونوں درجوں میں آدمی ہی آدمی تھے۔ اور باہر سڑک تک نمازی تھے۔ بعد نماز جمعہ علمائے اسلام تکبیر و درود شریف کے نعروں کے ساتھ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور جلسہ شروع ہوا۔ آریوں نے بھی درخواست کر کے ۱۱ ربیع سے ۱۲ ربیع تک دو دن مناظرہ کیلئے مقرر کرایے تھے۔ پہلے ہی دن مناظرہ کے وقت سے پہلے ساڑھے نوبجے شب سے گیارہ بجے تک حضرت استاذ العلماء مظہم العالی کا بیان مقرر تھا۔ موضوع بیان ”اسلام اور ویدک دھرم کا مقابلہ“ تھا۔

حضرت استاذ العلماء نے فرمایا مجھے افسوس ہے میں کس طرح اسلام کا ویدک دھرم سے مقابلہ کروں۔ کاش مجھ سے کہا جاتا کہ شریعت محمد یہ علیٰ صاحبہا واللہ الصلاۃ والتحیۃ کا شرائع ابراہیمیہ و موسویہ و عیسویہ علیٰ اصحابہا السلام والتحیۃ سے مقابلہ کر کے دکھاؤ تو میں بتاتا کہ اس شریعت طاہرہ میں ان شرائع کے مقابل کیسی کیسی خوبیاں، کیا کیا آسانیاں ہیں۔ میں مقدس اسلام کے مقابل ویدک دھرم کو کیونکر لاوں جو نہ سب کہلانے کا بھی مستحق نہیں۔

میں کیونکر اس دھرم کو اسلام کے مقابل پیش کروں جس نے بقول پنڈت مہی دھر گھوڑے کو ایک خاص کام کا آلہ بنا رکھا ہے۔ اور اس کی لذت سے اب تک ہونٹ چانٹ رہا ہے۔ یا بقول پنڈت دیانند اس کی تہذیب نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ ایشور کی ذات و صفات کے اہم مسائل گھوڑے کے جماع اور اس کے آلات وغیرہ کے مہذب النکاروں، شاسترہ استعاروں میں بیان کرتا ہے۔ (دیکھو رگو ویدک آدمی بجا شیہ بھومکا)

میں کیوں کرایک لعل بے بہا کا جو خرتاج شہنشاہیاں ہو، کنکر پتھر سے مقابلہ کروں۔

پھر آپ نے ویدک دھرم کا بطلان اور اسلام کی حقانیت اور کتاب رباني کی شان و شوکت وغیرہ اس لطف و خوبی سے بیان فرمائی کہ سارا مجمع پھر ک اٹھا۔ بار بار لوگ بخود ہو کر نعرہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔ بعد ختم بیان آریوں سے کہا گیا کہ آؤ مناظرہ کا وقت آگیا ویدک کتاب الہی ہونا اور ویدک دھرم کی حقانیت ثابت کرو۔ جب آریوں کو معلوم ہوا کہ انھیں حضرت استاذ العلماء کے مقابل ویدکی حقانیت ثابت کرنی ہوگی تو انھوں نے فوراً مناظرے سے استغفار دیا۔ اور کہا کہ ہم مناظرہ کے لینہیں آئے صرف تقریر سُنّتے کے لیے آئے تھے۔ اور کمال حیا یہ کہ بہاری لال منتری آریہ سماجی فیروز پور نے دوسرے ہی دن چھاپ دیا کہ چیلنج میں ویدکو مقدس نہیں لکھا۔ اور ویدک دھرم کو مذاہب باطلہ میں شمار کر کے ہماری توہین کی۔ پہلے مسلمان اپنے الفاظ واپس لیں تو ہم مناظرہ کریں گے۔

شب کو پھر حضرت استاذ العلماء کا بیان تھا۔ اور بہاری لال صاحب بھی موجود تھے۔ ان کے سامنے فرمایا کہ ہمارے تمہارے درمیان بحث توہین ہے کہ ہم ویدکو مقدس ویدک دھرم کو باطل جانتے ہیں تمہیں بُرالگتا ہے تو ویدکو مقدس اور ویدک

وہ حرم کو حق ثابت کر دو۔ اور یہ عجیب بات ہے جب ہم وید کو مقدس اور وید کو حرم کو حق مان لیں گے تو پھر کیا وید کو نامقدس اور وید کو حرم کو باطل ثابت کرنے کے لیے آریہ ہم سے مناظرہ کریں گے؟ غرض کوئی بات بھی عقل کی کہی!

پھر حضرت استاذ العلماء نے بار بار فرمایا کہ ہم بلا شرط مناظرہ کے واسطے طیار ہیں۔ آؤ وید کی حقانیت ثابت کرو۔ مگر آریہ چُکے ہی میٹھے رہے اور سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی۔

تیسرا روز حضرت استاذ العلماء مذہب نے بیان فرمایا۔ اور پھر بلا شرط مناظرہ کی اجازت دی۔ اور بار بار سامنے بلا یا۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ حرم کی بھیک مانگنے والے پنڈت حرم بھکشو دین کی نعمت بانٹنے والے حضرت مولینا مولوی نعیم الدین صاحب کے سامنے نہ آئے۔ ورنہ اگر خدا چاہتا تو جلسے سے دین کی نعمت لے کر، ہی واپس جاتے۔ اس طرح حق کے مالک جل جلالہ نے حق کو باطل پر فتح میں عطا فرمائی۔ وللہ الحمد۔

ان اجالسوں میں جناب مولینا مولوی احمد مختار صاحب صدقی میرٹھی و جناب مولینا مولوی عبدالعیم صاحب صدقی رضوی میرٹھی و جناب مولینا مولوی اصغر علی صاحب روحی لاہوری و جناب مولینا مولوی محمد شیر نواب خاں صاحب قصوری وغیرہم کی بیش بہا اور نقش پُر زور تقریریں ہوئیں۔ جن سے لوگ بہت محظوظ ہوئے۔

جمعہ کے دن چھ بجے شام سے سات بجے تک جناب شیر بیشہ الہمنٹ مولینا ابو الفتح عبید الرضا مجدد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنؤی مدظلہ العالی کا بیان ہوا۔ آپ نے مذاہب باطلہ کے عنوان پر ایک نہایت زبردست باطل کوئی خ و بن سے اکھاڑ پھینکنے والی مسلمانوں کے ایمانوں کو تازہ کرنے والی تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر سارا جلسہ ہم تون گوش بنا ہوا اُن رہا تھا۔ آپ نے نہ بہ الہمنٹ کی حقانیت پر ایسے زبردست دلائل پیش فرمائے کہ مجمع بے اختیار پکارا ہٹا کر اہل سنت کے سوا جتنے فرقے مثلًا دیوبندیہ، مزائی، نیچریہ، چکڑالوی، گاندھوی، رواض وغیر مقلدین ہیں سب کے سب دجالین، کذابین، ضالین، مضلین بلکہ کفار مرتدین ہیں اور اہل سنت کے سوا جتنے فرقے اپنے کو مسلمان کہتے ہیں سب گمراہ بد دین ہیں۔

صحیح کو محما سمعیل صاحب سکریٹری انجمن اہل حدیث فیروز پور کی تحریر آئی کہ مولینا حشمت علی خاں صاحب نے ہم کو دجال کذاب کہا لہذا ہم چاہتے ہیں کہ انفرادی طور پر ان سے باقائدہ مناظرہ ہو جائے۔ اللہ اکبر دعوی اجتہاد کا اور علم دانی کی یہ وسعت کے دو جگہ ”باقاعدہ“ کو ”باقائدہ“ لکھا۔ مولینا ابو الفتح صاحب نے انفرادی طور پر اس کا جواب تحریر فرمادیا کہ میں نے آپ کو دجال، کذاب نہ کہا میں نے مجمع سے آپ کے متعلق آپ لوگوں کے عقائد ظاہر کر کے پوچھا ہی لوگ کون ہیں؟ مجمع نے کہا دجال، کذاب ہیں۔ اس پر مناظرہ چاہتے ہیں تو سارے مجمع کو چیخ مناظرہ آپ دیجئے۔ اور اپنی تشقی سارے مجمع سے آپ کراچیجئے۔ اور میں بھی آپ کو سیراب کر دینے کے لیے بحول اللہ تعالیٰ وقتہ موجود ہوں۔ میری طرف سے مناظرہ کے لیے کوئی شرط نہیں جہاں آپ چاہیں جس مسئلہ پر آپ چاہیں جس شخص سے آپ چاہیں، جس وقت آپ چاہیں میں گفتگو کرنے کے لیے تیار ہوں۔ تعین وقت و مکان سے مطلع کیجئے۔

غیر مقلدین کی طرف سے روز یکشنبہ ۲۵ ارذی تعدد الحرام ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۹ جون ۱۹۲۳ء بجے سہ پہر سے ساڑھے سات بجے شام تک مراد علی صاحب غیر مقلد رئیس فیروز پور کے مکان پر مناظرہ مقرر کیا گیا۔ جناب مولیانا ابوالفتح صاحب تہاؤقتِ مُعْتَقَلٍ پر مناظرہ گاہ پر تشریف فرمائو گئے۔ کوئی کتاب بھی ساتھ نہ لے گئے۔ غیر مقلدین کی طرف سے مولوی عبدالرحیم شاہ مکھوی مناظر تھے۔ اور دوسرے بڑی بڑی داڑھیوں والے مولوی ان کی پشت پر تھے۔ اہل سنت کی طرف سے صدر مناظرہ جناب مولوی محمد شیر نواب خاں صاحب قصوری دام بالفیض المعنوی والصوري تھے جنھوں نے خدمات صدارت نہایت حسن و خوبی سے انجام دیں اور تمام اہل سنت کی طرف سے وہ یقیناً شکریہ مکستحیں ہیں۔ فجزاهم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عناء عن سائر اہل السنۃ الی یوم الجزاء۔

مولیانا ابوالفتح صاحب سے جو مناظرہ ہوا اس کا لطف بیان سے باہر ہے۔ مولیانا نے پہلے مکھوی شاہ سے ایک تحریر دستخطی لی جس میں مکھوی شاہ نے لکھا کہ:

”میں عالم ہوں اور قرآن عظیم کی کسی آیت کا منکر کافر ہے۔“

پھر مناظرہ میں مکھوی شاہ کی ایسی جھالتیں سفارتیں آشکارا ہوئیں کہ سارے مجمع پر مکھوی شاہ کا عجز ظاہر تھا۔ مکھوی شاہ نے تہتر فرقوں والی حدیث پڑھ کر کہا۔ ”اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نجات پانے والا فرقہ صرف ایک سنت والجماعت ہے۔ اور صرف ہم الہندیت ہی سنت والجماعت ہیں کہ صرف حدیث کو مانتے اور تمام جماعت صحابہ کا اتباع کرتے ہیں۔ آپ لوگ حدیث کو نہیں مانتے بلکہ اپنے اماموں کے قول کو اور شخص معین کی تقلید کرتے ہیں۔ تو جماعت کا اتباع بھی آپ لوگ نہیں کرتے۔ تو آپ سنت والجماعت نہ ہوئے۔ تو ضرور آپ جہنمی ثابت ہو گئے۔ اور نجات پانے والا فرقہ صرف اہل حدیث ہے۔ اور وہی سنت والجماعت ہے۔“

مولیانا ابوالفتح صاحب نے فرمایا پہلے یہی بتاویجیئے کہ ”سنت والجماعت“ کون سالفظ ہے، یہ کیسی ترکیب ہے، اس پر الف لام کیسا ہے، یہ لفظ اس ترکیب کے ساتھ عربی ہے یا فارسی یا کیما؟ اور اس کو جو آپ نے اپنے اوپر حمل کیا یہ کون سی قسم کا جمل ہے اور آپ پر یہ حمل جائز ہے یا ناجائز؟ افسوس جس شخص کو بولنے تک کی تمیز نہیں وہ یوں دعوی کرے کہ ”میں عالم ہوں“ اور صرف اسی پر بس نہیں بلکہ یوں ادعاء کرے کہ اُسے حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں کسی کی تقلید کی حاجت نہیں وہ خود براہ راست قرآن و حدیث سے مسائل اخذ کر سکتا ہے۔ چہ فرمایا ہے بلکل شیراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے۔

ایں چہ شوریست کو در دور قمری بنیم ہمہ آفاق پر از فتنہ و شری بنیم

آسپ تازی شدہ مجموع بزرگ پالاں طوق زریں ہمہ درگردی خرمی بنیم

دوسرے آپ تو حدیث کے سوا کچھ نہیں مانتے یہ جو آپ نے اپنے فرقہ کا نام ”سنت والجماعت“ رکھا ہے لا یئے کوئی حدیث صحیح جس میں آپ کے فرقہ کا نام سنت والجماعت رکھا گیا ہو۔

نیز آپ یہ بتائیے کہ جب آپ شخصِ معین کی تقلید نہیں کرتے تو کیا شخصِ مہم کی تقلید کریں گے، یا شخص مطلق کی، یا مطلق شخص کی؟ شخص مہم کا توجود ہی نہیں پھر اس کی تقلید کیسی؟ اگر آپ اُس کا وجود مانتے ہوں تو ثابت کیجئے اور اگر شخص مطلق یا مطلق شخص کی تقلید کریں گے تو پہلے ان دونوں میں فرق بتائیے۔ پھر یہ بتائیے کہ یہ دونوں جزوی ہیں یا کلی اگر جزوی ہیں تو عجب کہ مطلق جزوی ہو جائے اور کلی ہیں تو تجب کہ شخص کلی ہو جائے۔

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ کو ایک مسئلہ سمجھنے کی قدرت نہیں اسی پر آپ کو عوای علم و اجتہاد ہے؟ شرم! شرم!! شرم!! یہ بھی بتائیے کہ تقلید کی کیا تعریف ہے اور اس کی کتنی فسمیں ہیں، نیز شخص کے کہتے ہیں اور اس میں اور فرد و حصہ میں کیا فرق ہے؟

آپ نے کہا کہ تم لوگ اپنے امام کے قول کو مانتے ہو حدیث کو نہیں مانتے، مکھوی صاحب! کان کھول کر رُن لیججے ہم اسی لئے اپنے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقلید کرتے ہیں کہ ان کا کوئی قول قرآن عظیم و حدیث نبی کریم علیہ السلام وآلہ تسلیم کے خلاف نہیں۔ ان کا اتباع قرآن و حدیث ہی کا اتباع ہے۔

آپ کا یہ کہنا کہ تم جماعت کو نہیں مانتے محض غلط ہے۔ ہم تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یوں مانتے ہیں کہ با یہم افتدیتم افتدیتم ان میں جس کی اقتدار کر لی جائے ہدایت مل جائے گی۔ ان میں سے ایک کا اتباع کرتے ہیں اور باقی سب کو حق پر جانتے ہیں۔ ہاں تمام جماعت کا اتباع ایک وقت میں محل ہے۔

اور آپ کا جنوں خیال جسے دربارشاہی تک چار سیدھے راستے معلوم ہوئے رعایا کو دیکھا کہ ان کا ہر گروہ ایک راہ پر ہولیا اور اسی پر چلا جاتا ہے۔ مگر ان حضرات نے اُسے بیجا حرکت سمجھا کہ جب چاروں راستے میکاں ہیں تو وجہ کیا کہ ایک ہی کو اختیار کر لیجئے۔ پکارتار ہا کہ ہر شخص چاروں راہ پر چلے مگر کسی نے نہ سُنی ناچار آپ ہی تانا بننا شروع کیا کوں بھر شرقی راستے چلا پھر اسے چھوڑا، جنوبی کو دوڑا پھر اس سے بھی منھ موڑا، غربی کو پکڑا پھر اس سے بھاگ کر شمالی پر ہولیا، ادھر سے پلٹ کر پھر شرقی پر آ رہا۔ بتا مسلمانو! ایسا شخص کبھی منزل مقصود کو پہنچ سکتا ہے؟ (مجموع کی مجموعی آواز) ہرگز نہیں!

مولینا ابو الفتح صاحب نے فرمایا اب میں پوچھتا ہوں مثلاً آپ سو سارے اور مینڈک کو ہمیشہ حلال جانیں گے یا ہمیشہ حرام، یا کبھی حرام کھی حلال، یا حرام و حلال دونوں ساتھ ساتھ جانیں گے؟

شق آخر قو بالبداءۃ باطل کہ ضدین کا اذعان آن واحد میں محل۔ اگر آپ ممکن مانتے ہوں تو ثابت کیجئے اور اگر ہمیشہ حرام جانیں گے تو ہمیشہ حلال کہنے والے حضرات کا اتباع نہ ہوا۔ اگر حلال جانیں گے تو حرام فرمانے والے ائمہ کا اتباع نہ ہوا۔ اور اگر کبھی حلال جانیں گے کبھی حرام تو اول تو یہ صفت قرآن عظیم نے کافروں کی فرمائی ہے کہ یا حلونہ عاماً و یا حرمونہ عاماً۔ یہاں اُس سے بڑھ کر یحلونہ انا و یا حرمونہ انا ہوا کہ ایک آن میں اُسے حلال جانا۔ دوسری آن میں اُسے حرام بھرا جانا۔ دوسرے یہ کہ اس صورت میں پھر کسی کا اتباع نہ ہوا کہ جو حرام کہتے ہیں وہ ہمیشہ حرام کہتے ہیں اور جو حلال فرماتے ہیں وہ ہمیشہ

حلال کہتے ہیں۔ آپ نے کبھی حلال جانا بھی حرام تو کسی کا اتباع نہ ہوا۔ دیکھایہ ہے امام عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت۔ ان کے مخالفین یوں ذلیل ہوتے ہیں۔ وللہ الحمد۔

مکھوی شاہ کھڑے ہوئے اور مولینا ابو الفتح صاحب کے اعتراضات قاہرہ کو ہاتھ لگانے کے بد لئے ہاند شروع کردی۔ ایک حدیث پڑھی کہ ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک خط کھینچا اور فرمایا یہ میری صراطِ مستقیم ہے اور دو خط داہنی طرف اور دو بائیں جانب کھینچا اور فرمایا یہ مکراہی کے راستے ہیں۔ یہ دیکھئے آپ کے چاروں منہبوں کو رسول مقبول علیہ السلام نے طرقِ ضلال فرمایا۔

اس پر مولوی محمد شیر نواب خال صاحب قصوری صدر مناظرہ از جانب اہل سنت نے بلند آواز سے فرمایا ”اگر تم حدیث سے ثابت کر دو کہ ان چار خطوط سے مذاہب اربع حقیقی، شافعی، مالکی، حنبلی مراد ہیں تو ابھی دوسروں پے انعام دیتا ہوں اور اگر نہ ثابت کر سکو تو خبردار اس حدیث کا یہ مطلب نہ گڑھو۔ اس پر مکھوی صاحب خاموش ہو گئے۔

مولینا ابو الفتح صاحب نے اپنے تمام سوالات کا مختصر الفاظ میں اعادہ کر کے فرمایا۔ آپ نے اب تک میرے کسی سوال کو ہاتھ نہ گلایا اب میں ایک بات اور کہتا ہوں آپ تو صرف قرآن و حدیث کو مانتے ہیں آپ کے سارے چھوٹے بڑے مل کر بھی قرآن و حدیث سے ایک مسئلہ کا جواب اور حکم نہیں بتا سکتے۔

بتائیے (۱) بندر حلال ہے یا حرام، (۲) گٹھ حرام ہے یا حلal، (۳) سورہ کی چربی (۴) اُس کے گروے (۵) اُس کی تانی (۶) اُس کی کلیجی (۷) اُس کی او جھڑی (۸) اُس کی کھال (۹) اُس کے بال (۱۰) اُس کے پائے (۱۱) اُس کا دل (۱۲) اُس کی زبان (۱۳) اُس کا بھیجا (۱۴) اُس کی ہڈی (۱۵) اُس کے دانت (۱۶) اُس کی آنت یہ سب چیزیں حرام ہیں یا حلال؟ اگر حلال ہیں آپ کے نزدیک تو کھائیے بعد کو مناظرے کے لئے آئیے تاکہ ہمیں ظاہر ہو جائے کہ آپ پکے غیر مقلد ہیں اور (بقول خود) قرآن و حدیث کے سوا کچھ نہیں مانتے۔

اور اگر حرام ہیں تو لایے کوئی آیت یا حدیث جس سے صریح طور پر ان چیزوں کی حرمت ثابت ہوتی ہو۔ یہ وہ مسائل ہیں کہ اہل سنت کا بچ پچ حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی غلامی و تقید کی برکت سے قرآن عظیم ہی سے ان کی حرمت ثابت کر سکتا ہے۔ وللہ الحمد۔ مگر غیر مقلدوں کا بڑے سے بڑا پیشوائی بھی انہیں نہیں ثابت کر سکتا۔ ارے ہے ہمت ارے ہے جرأت!! ارے ہے غیرت!!! مگر یہ چیزیں تو پہلے ہی نصیبِ دشمناں ہو چکی ہیں۔

حضرت شیر بیشہ اہل سنت نے ان کے علاوہ اور دس مسائل فتنیہ پوچھ کر ان کا جواب قرآن و حدیث سے دو؟ مکھوی صاحب ایک کا بھی جواب نہ دے سکے۔

حضرت مظلوم رحمۃ اللہ علیہ حضرت نے ثابت کر دیا کہ ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دامنِ تقید چھوڑنے والا ایسا خرما مُشَخَّض ہو جاتا ہے کہ نحومیہ و شرح مآة عامل پڑھنے والے طلباء اُس پر ہنسنے ہیں اور یقیناً جہنم کے گڑھے کے سوا اُس کا کہیں ٹھکانا نہیں رہتا۔

مکھوی صاحب نے حدیث شریف غلط پڑھی۔ حضرت شیر بیشہ آہل سُنّت صاحب نے بتایا۔ مکھوی صاحب کہنے لگے۔ ”اگر غلط ثابت ہو جائے تو پھر پانچ روپے انعام دوں“۔ مولینا ابو الفتح صاحب نے فرمایا ”لکھ دتھ؟“ مکھوی صاحب نے لکھ کر دستخط کر دیئے۔ مولینا ابو الفتح صاحب نے خود مکھوی صاحب سے مشکلاۃ شریف منگوا کر دکھادیا کہ آپ نے حدیث غلط پڑھی۔ لایئے پانچ روپے رکھ دتھے۔ میں آپ کامہمان بھی ہوں اور استاذ بھی کہ حدیث میں ایک حرف سکھانے والے کو استاذ فرمایا ہے۔ لا دمیر انھوں میٹھا کرو۔ مگر غیر مقلدین نے پانچ روپے نہ دیئے۔

مکھوی صاحب نے ایک شعر پڑھا کہ مولینا روم فرماتے ہیں۔

دینِ حق را چار مذہب ساختند رخنه در دینِ نبی آندَ احتند

حضرت شیر بیشہ آہل سُنّت نے فوراً فرمایا کہ ہم پچاس روپے انعام دیں گے۔ اگر یہ شعر مشنوی شریف میں نکال دو۔ مگر مکھوی صاحب کا جھوٹ سارے مجمع پر ظاہر ہو گیا۔ اور وہ انعام پانے کے مستحق ثابت نہ ہوئے۔

مکھوی صاحب نے یہ بھی کہا کہ ”گیارہوں والے پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی آل نبی اولاً علی اپنی کتاب ”غینۃ الطالبین“ میں فرماتے ہیں کہ فرقۃ مرجیہ گمراہ ہے۔ جس کا عقیدہ ہے کہ ایمان کے ساتھ کوئی عمل ضرر نہیں دیتا اور ایسا عقیدہ رکھنے والے حنفی ہیں۔

حضرت شیر بیشہ آہل سُنّت نے فرمایا:

پہلے تو آپ یہ بتائے آپ کے نزدیک گیارہوں شریف جائز ہے یا ناجائز؟ اگرنا جائز ہے تو افسوس کہ ایک ناجائز بات کے ساتھ آپ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح کرتے ہیں۔ کیا اپنی تعریف یوں جائز رکھیں گے کہ کوئی کہے ”برآ کام کرنے والے مولوی مکھوی صاحب“۔ اور اگر آپ کے نزدیک گیارہوں شریف جائز ہے تو لکھ دتھے ایک ہی مسئلہ کا فیصلہ ہو جائے۔

دوسرے یہ کہ آپ ”غینۃ الطالبین“ کی عبارت سمجھے بھی نہیں۔ بتائے حنفیہ کس قبیلہ، کس کس گروہ کا نام ہے، کتنے لوگ ابو حنفیہ کنیت والے گزرے ہیں اور وہ کس کس قبیلہ کے کیا کیا عقائد رکھنے والے کس کس مقام کے رہنے والے تھے؟ تیسرے یہ کہ اگر حنفیہ سے مراد مقلدین امام اعظم ہوں تو یہ صریح کذب ہو جائے گا کہ جو عقیدہ حنفیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے حنفیہ اس سے بیزار ہیں۔ خود حضور سیدنا المام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ”فقہا کبر شریف“ میں اس کا رد فرمایا ہے تو کیا صاف ثابت نہ ہو گیا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو مقلد امام اعظم بنتے اور عقائد ضلال رکھتے ہوں گے۔ جیسے آپ کے علاقوں بھائی دیوبندی، اور اخیانی بھائی نجدی کہ تمہاری ہی طرح وہابی اور اللہ و رسول جل جلالہ حملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بناء میں گستاخ ہونے کے باوجود وہ حنفی اور یہ حنبلی بنتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں پر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رد فرمایا۔ بتائے اس سے حنفیہ کرام پر کیا الزام آیا؟

چوتھے یہ کہ اگر اس کا مطلب یہ نہ مانو تو لازم آئے گا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محض جھوٹ، حفیہ پروہ افترا کیا جس سے وہ پاک و بیزار و بربی ہیں۔ اور حضور کی ذات پاک کذب سے پاک تو کیا صاف ثابت نہ ہو گیا کہ یہ عبارت کسی ناپاک بیباک حفیہ کرام کے دشمن نے ”غدیہ“ میں الحاق کر دی ہے۔

پانچویں یہ کہ ان سب سے قطع نظر کر کے یہ بتائیے کہ آپ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حق پر جانتے ہیں یا معاذ اللہ باطل پر۔ اگر حق پر جانتے ہیں تو حضور مقلد تھے، خبیل تھے تو تقليد حق ہوئی۔ تو غير مقلدی باطل و ضلال۔ فاماً إذا بعد الحق الا ضلال۔ اور اگر معاذ اللہ باطل پر جانتے ہیں تو اس کا اقرار کر دیجئے کہ آپ اپنے نزدیک جس کو اہل باطل جانتے ہیں اُسی کا قول اپنے ندھب کے جواب میں پیش کرتے ہیں۔ مکھوی شاہ نے ان سوالاتِ قاهرہ میں کسی کا ثبوت نہ دیا۔ سب پورے کے پورے ہضم کر گئے۔

آخر میں حضرت شیر بیشہ آہل سُنّت ابوالفضل عبید الرضا محدث علی خال صاحب قادری رضوی لکھنؤی کی تقریر ہوئی۔ اور آپ نے قرآن عظیم کی آیت و من يشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی و يتبع غير سبیل المؤمنین نوله ماتولی و نصله جهنم و سائنت مصیراً۔ پڑھ کر فرمایا:

مسلمانو! اس آیت کریمہ میں اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ جماعت مؤمنین جس طرف زائد ہو اس کے خلاف را اختیار کرنے والا جنمی ناری بد ندھب گمراہ ہے۔ بتاؤ مسلمانو! دنیا نے اسلام میں مقلدین زیادہ ہیں یا غير مقلدین؟ (مجموع کی مجموعی آواز) ”مقلدین بہت زائد ہیں غیر مقلد تو صرف ہندستان میں ہیں اور وہ بھی بہت قلیل“

حضرت شیر بیشہ آہل سُنّت نے فرمایا ”اور یہ غیر مقلدین کون ہوئے؟“ (مجموع کی اتفاقی آواز) ”بیشک! حضرت شیر بیشہ آہل سُنّت نے فرمایا ”اور یہ غیر مقلدین کون ہوئے؟“ (مجموع کی اتفاقی آواز) ”دجال کذاب کافر مرتد ہوئے۔“

حضرت شیر بیشہ آہل سُنّت نے فرمایا: ”اب اگر مکھوی صاحب قرآن عظیم کو مانیں تو قرآن پاک کے حکم سے کافراو نہ مانیں تو خود اپنے اقرار سے کفر کہہ، لکھ چکے ہیں۔ قرآن پاک کی کسی آیت کا متنکر کافر ہے۔ اب تو آپ کے دونوں راستے بند ہو گئے۔ دیکھئے مکھوی صاحب کدھر فرار کرتے ہیں۔“

اس باطل شکن، کفر توڑ تقریر کو سُن کر مکھوی شاہ ایسے حواس باختہ ہوئے کہ بے ساختہ کہنے لگے ”اگر زیادت مردم شماری پرنجات موقوف ہے تو دنیا میں مسلمانوں سے زیادہ یہود و نصاری ہیں۔ چاہئے کہ وہی حق پر ہوں؟“

مظہر اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

سبحان اللہ یہ مُنْخَه اور مسُور کی دال! اسی پر دعوے علم و فضل و کمال اور ادعائے اجتہاد! آپ کو یہ بھی خبر ہے کہ قرآن عظیم میں غیر سبیل المؤمنین ہے یا غیر سبیل الکفارین۔ کفار کی زیادتی سے یہاں کیا تعلق، یہاں تو یہ فرمایا جاتا ہے کہ جس طرف مسلمانوں کی جماعت زائد ہو، وہی را حق ہے اور اس کے خلاف باطل و ضلال۔ آپ یہ سمجھ لئے کہ جس طرف کافروں کی

جماعت زائدہ ہو وہ راستہ حق ہے اور اس کے خلاف معاذ اللہ گرامی۔ ولادوں ولادوں الہا پاندا علی العظیم۔

اس کے بعد کھوئی شاہ کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ اور وہ خاموش کھڑے ہاتھ میں ایک کتاب لئے تھرھر کاپ رہے تھے اور جواب سے ان کا منہ بند، ان کی زبان گنگ اور ان کے ہاتھ خالی تھے۔ اور مناظرہ یہیں پر ختم ہو گیا۔ غیر مقلدین نے اپنے مناظر کو عاجز، ساکت دیکھ کر شور و غوغماً چانا شروع کر دیا۔ حضرت شیر بشیر اہل سنت نے بڑی وقت سے لوگوں کو خاموش کر کے فرمایا۔

حضرات! مناظرہ تو بحمدہ تعالیٰ الجیر و خوبی حق کی فتح میں اور باطل کی شکست فاش پر ختم ہو گیا۔ ایک لطیفہ اور سُنّتے جائیے۔ غیر مقلدین کو عورت کے دودھ پینے کا ہبہ شوق ہے۔ جماع سے پہلے شاید ناشیتہ کرتے ہوں گے۔ ان کے بڑے امام قاضی شوکانی اپنے رسالہ فقہیہ میں لکھتے ہیں: ”یجوز ارضع الکبیر ولو کان ذالحیة“ بڑے آدمی کو بھی دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہو۔

اس کے بعد حضرت شیخ بیشة اہل سنت نے فرمایا۔ مسلمانو! بُدا مبارک وقت ہے۔ اس وقت آسمان سے نصرت نازل ہوئی ہے، اہل سنت پر رحمت بر سر رہی ہے۔ برکات کا نزول ہے، دعا کے لئے وقت قبول ہے۔ سب مسلمان اپنے ماں و مولیٰ جل جلالہ کے حضور دست تصریح پھیلائے کر دعا کر س!

(دعا) اے اللہ جس طرح تو نے ہم غلام ان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے محبوبان عظام حضرات ائمہ مجتهدین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صدقہ میں تاہر فتح و نصرت عطا فرمائی ہے ایسی ہی فتح ہر جگہ اہل حق کو عطا فرم۔ اور جس طرح تو نے اس وقت ان مخالفین کو ذلیل و رسولوں کیا ہے ایسی ذلت و رسولوں سے ہم تمام بندگانِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھ۔ اے رب تو ہمارے ان مخالفین کو بھی ایتابِ حق کی توفیق عطا فرم، ان کی آنکھوں میں بھی بیٹائی، دلوں میں نور دے کہ دامنِ ائمہ عظام تھام لیں۔ دنیا میں ذلیل ہوئے تو ہوئے آخرت میں ذلیل ہونے سے محفوظ رہیں۔ اے رب ایسا کر کہ ہم اور یہ سب قیامت کے روز تیرے جبیب پاک صاحبِ ولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامنِ مقدس کی حمایت اور حضور غوثِ ماک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ حمایت کے سامنے میں داخل جنت ہوں۔

أمين أمين بجاه النبي الكريم المكين . الامي الهاشمي الرسول الامين ، صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وابنه وحربه وأولياء امته وعلماء ملتة وعلى سائر اهل سنته جمعين . برحمتك يا رب الرحيمين . وأخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين .

دعا کے بعد تمام لوگ اللہ اکبر، یا رسول اللہ، شیعیوں کو فتح مبارک، ابوالفتح کو فتح مبارک، غیر مقلدوں کی شکست وغیرہ اس الفاظ کے ساتھ نعرے لگارہے تھے۔ اور شیعیہ اہل سنت حضرت علامہ دموالیا ابوالفتح عبید الرضا محدث علی خال صاحب قادری رضوی لکھنؤی مناظر اہل سنت کو بزم فتح کا دوہا بنا لیا۔ سارے شہر فیروز پور میں فیروزمندی و شان و شوکت کے ساتھ جلوس

نکالا گیا۔ اہل سُنّت فرط خوشی سے پھولے نہ سہاتے اور غیر مقلدین کے چہرے مارے شرمندگی و غم کے فق تھے۔ زمین نہ پھٹی ورنہ وہ سما جاتے۔

ایسی قاہر فتح مبین سر زمین پنجاب کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ کہ حق کے مولیٰ جل جلالہ نے اہل سُنّت کے ایک نعمت جوان فاضل کے ہاتھوں حق کی نصرت، باطل کی نکایت فرمائی۔ ولله الحمد۔